بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پارہ نمبر:5

جن عورتوں سے نکاح جائز ہے اور نکاح کا مقصد:

☼ پانچویں پارے کے شروع میں ان عورتوں کا ذکر ہے جن سے نکاح کرنا حلال و جائز ہے۔

☼ نکاح سے مقصود پاک دامنی ہے نہ کہ صرف شہوت پوری کرنا۔

نوٹ: "متعہ" زنا کی طرح حرام ہے۔

مرد کی حاکمیت و فضیلت:

مرد کو اللہ تعالیٰ نے عورت پر فضیلت دی ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں:

1: عورت کے تمام اخراجات مرد کے ذمہ ہیں۔

2: تکوینی طور پر فطرت اور طبیعت کے اعتبار سے مرد کو فضیلت دی ہے۔

خاتونِ خانہ کی اصلاح کا طریقہ:

تین تدبیریں درجہ بدرجہ اپنائی جائیں:

1: اسے سمجھایا جائے اور نافرمانی کی وجہ سے برے انجام سے آگاہ کیا جائے۔

2: اگر سمجھانے سے اصلاح نہ ہو تو اسے بستر سے الگ کر دیا جائے۔

3: اس کے بعد بھی سرکشی ختم نہ ہو تو شرعی حدود میں رہتے ہوئے مناسب سزا دی جائے۔

طہارت کے مسائل:

☼ جب نماز پڑھنی ہو یا قرآن کریم کو ہاتھ لگانا ہو یا کوئی ایسا مسئلہ ہو جہاں طہارت کی ضرورت ہو تو وہاں وضو کرنا ضروری ہے۔

☼ تین حالتوں میں غسل کرنا فرض ہے:

- ♦ احتلام ہو جائے۔
- ♦ اپنی اہلیہ سے ہمبستری کے بعد۔
- ♦ حیض و نفاس کے بعد۔

تیمم کا حکم ایک نعمت ہے:

اللہ تعالیٰ نے طہارت کے لیے مٹی کو پانی کے قائم مقام کر دیا ہے۔

امانت ادا کرنے کی تاکید:

اس آیت کا شانِ نزول تو خاص واقعہ ہے کہ ہجرت سے پہلے عثمان بن طلحہ؛ جو کعبہ کے کنجی بردار تھے؛ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ میں داخل ہونے سے روکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن طلحہ سے فرمایا تھا کہ اے عثمان! شاید تم ایک دن بیت اللہ یہ کی کنجی میرے ہاتھ میں دیکھو گے اس وقت مجھے اختیار ہو گا جس کو چاہوں سپرد کر دوں۔ جب فتح مکہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن طلحہ سے کنجی لے لی اور بیت اللہ میں نماز ادا کرنے کے بعد کنجی عثمان کو واپس کر دی اور فرمایا یہ قیامت تک تمہارے خاندان کے پاس رہے گی۔ لیکن اس آیت کا حکم عام ہے جس کی پابندی تمام معاملات میں پوری امت کے لیے ضروری ہے۔

خدا، مصطفیٰ اور فقہاء:

اللہ تعالیٰ نے شریعت پر عمل کرنے کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

- خدا کی اطاعت کرو کہ اللہ خالق و مالک ہیں
- مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو کہ اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں
- فقہاء کی اطاعت کرو۔ کہ مسائل بتاتے ہیں

اجتہاد اور قیاس کا ثبوت:

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ﴾ ﴿۵۹﴾

اس آیت سے اجتہاد اور قیاس کو ثابت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دعائے مغفرت کروانا:

﴿وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ﴾ ﴿۶۴﴾

یہ آیت اگرچہ خاص واقعہ میں منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہے لیکن اس کا حکم عام ہے۔ جو شخص رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے دعائے مغفرت کر دیں تو اس کی مغفرت ضرور ہو جائے گی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیوی حیات کے زمانہ میں ہو سکتی تھی اسی طرح آج بھی روضہ اقدس پر حاضری اسی کے حکم میں ہے، جیسا کہ دیہاتی والا واقعہ مشہور ہے۔

انعام یافتہ طبقات:

1: انبیاء کرام علیہم السلام

2: صدیقین یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

3: شہداء

4: اولیاء

عوام کے لیے تقلیدِ ائمہ کا ثبوت:

﴿وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ...... (۸۳)﴾

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ عوام کو علماء اور فقہاء کی طرف رجوع کرکے حل کروانے چاہییں۔

قتل اور دیت کا بیان:

اولاً قتل کی دو قسمیں ہیں:

[1]: قتل عمد

[2]: قتل خطا

پھر قتل خطا کی تین صورتیں بیان کی ہیں:

1: مؤمن قتل ہو جائے تو قاتل پر دیت اور کفارہ لازم ہو گا۔ دیت کی مقدار احادیث میں بیان کی گئی ہے: سو اونٹ یا دس ہزار دینا لازم ہوں گے، کفارہ میں ایک مسلمان غلام آزاد کیا جائے گا اگر غلام میسر نہ تو دو ماہ مسلسل روزے رکھنے پڑیں گے۔

2: اگر کوئی مسلمان دارالحرب میں رہتا ہو، اسے غلطی سے قتل کر دیا

جائے تو صرف کفارہ لازم ہو گا۔

3: اگر کوئی ذمی (جو دارالاسلام میں معاہدہ کے تحت رہتا ہو) کو قتل کر دے تو اس میں بھی قاتل پر کفارہ اور دیت لازم ہو گی۔

اجماعِ امت حجت ہے:

﴿وَ مَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الۡہُدٰی وَ یَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَ نُصۡلِہٖ جَہَنَّمَ..... ﴿۱۱۵﴾﴾

اس آیت میں دو چیزوں کو بڑا جرم اور دخول جہنم کا سبب ہونا بتایا ہے:

1: ایک مخالفتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اور یہ ظاہر ہے کہ مخالفتِ رسول کفر اور بڑا جرم ہے۔

2: جس کام پر سب مسلمان متفق ہوں اس کو چھوڑ کر ان کے خلاف کوئی راستہ اختیار کرنا، اس سے معلوم ہوا کہ اجماع امت حجت ہے۔

منافقین کی ذہنی کیفیت:

منافقین نہ ادھر کے ہوتے ہیں نہ ادھر کے، درمیان میں پھنسے پڑے ہوتے ہیں۔ جونہی دین میں کوئی فائدہ دیکھا تو ادھر لپک گئے دنیا میں کوئی فائدہ دیکھا تو ادھر دوڑ گئے۔

عذاب سے بچنے کا نسخہ:

﴿مَا یَفۡعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمۡ اِنۡ شَکَرۡتُمۡ وَ اٰمَنۡتُمۡ----- ﴿۱۴۷﴾﴾

اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کے لیے دو چیزوں کو اپنانا ضروری ہے:

اول: عقائد کا ٹھیک ہونا۔ دوم: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا۔

پارہ نمبر:6

ظلم ختم کرنے کا قانون:

﴿لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ----(۱۴۸)﴾

مظلوم کا آواز اٹھانا اور کسی کو شکایت کرنا غیبت بھی نہیں۔ لیکن اگر مظلوم صبر کرے اور معاف کر دے تو آخرت میں بڑا اجر ملے گا۔

یہود کے دعویٰ کی تردید:

یہودیوں کا دعویٰ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید فرمائی کہ یہودیوں نے نہ تو عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا ہے اور نہ ہی سولی پر چڑھایا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بحفاظت آسمانوں پر اٹھالیا ہے۔ اھل السنۃ والجماعۃ کے ہاں قربِ قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ قطعی اور اجماعی ہے۔

عقیدہ تثلیث کی تردید:

عقائد کے اعتبار سے نصاریٰ کے تین فرقے تھے، ان کا ماننا تھا کہ:

- عیسیٰ علیہ السلام خود خدا ہیں۔
- عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔
- عیسیٰ علیہ السلام تین میں سے تیسرے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ، روح القدس اور عیسیٰ علیہ السلام، تینوں کا مجموعہ خدا ہے۔

یہاں ان کے عقیدہ تثلیث کی تردید فرمائی کہ عیسیٰ علیہ السلام حضرت

مریم علیہا السلام کے بطن مبارک سے پیدا شدہ بشر اور خدا کے سچے رسول ہیں۔

کلالہ کی میراث کا حکم:

کلالہ وہ ہوتا ہے جس کی اولاد اور والدین نہ ہوں۔ تجہیز و تکفین، قرض کی ادائیگی اور وصیت کے بعد کلالہ کی ایک بہن ہو تو اسے نصف، دو یا زیادہ ہوں تو دو تہائی، بھائی ہو تو ساری وراثت، بہن بھائی دونوں ہوں تو مذکر کو مؤنث سے دوگنا ملے گا۔

سورۃ المائدہ

وجہ تسمیہ:

"مائدہ" عربی میں دستر خوان کو کہتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ یا اللہ! مائدہ یعنی دستر خوان آسمان سے نازل فرما اس لیے اس سورۃ کا نام سورۃ المائدہ ہے۔ اس سورۃ میں حلال اور حرام چیزوں کا تفصیل کے ساتھ ذکر ہے۔

عہد پورا کرنے کا حکم:

معاہدات کو ضرور پورا کرو۔

1: وہ معاہدات اللہ تعالیٰ اور بندوں کے درمیان ہوں

2: وہ معاہدات بندوں کے آپس میں ہوں

نو چیزوں کی حرمت کا بیان:

مردار	بہنے والا خون

خنزیر	وہ جانور جس پر غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو
جو جانور گلا گھونٹ کر ہلاک کیا گیا ہو	جو سخت چوٹ سے ہلاک کیا گیا ہو
جو اوپر سے نیچے گر کر مر جائے	جو کسی ٹکر سے ہلاک ہو گیا ہو
جسے کسی درندے نے پھاڑ دیا ہو	

نوٹ: البتہ اضطرار کی حالت میں جبکہ جان کو خطرہ لاحق ہو ان کا اتنی مقدار میں کھانا جس سے جان بچ جائے جائز ہے۔

تکمیلِ دین کا اعلان:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ..... ﴿٣﴾﴾

یہ قرآن کریم کی احکام کے اعتبار سے نازل ہونے والی آخری آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یوم عرفہ؛ میدانِ عرفات میں اعلان فرمایا کہ میں نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دین کو کامل فرما دیا ہے۔

اہل کتاب کے ذبیحہ کا حکم:

اہل کتاب کا ذبیحہ مسلمانوں کے لیے حلال ہے اور مسلمانوں کا ذبیحہ اہل کتاب کے لیے حلال ہے۔

نوٹ: اہل کتاب سے مراد وہ لوگ ہیں جو کسی ایسی آسمانی کتاب پر ایمان رکھتے ہوں جس کی قرآن و سنت تصدیق کرتے ہوں؛ یعنی توراۃ، انجیل، زبور اور صحفِ ابراہیم و موسی علیہما السلام۔ لہذا یہود و نصاری اہل کتاب ہیں۔

عدل وانصاف کا بیان:

دوستوں سے معاملہ ہو یا دشمنوں سے، عدل وانصاف کے حکم پر قائم رہو۔

یہود و نصاری کے دعوی کی تردید:

یہود و نصاریٰ کا دعویٰ تھا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور محبوب ہیں۔ چونکہ ہم انبیاء کی اولاد ہیں اس لیے گناہ بھی کریں تو اس پر ناراضگی نہیں ہو گی۔ ان کے اس دعوی کی تردید کی گئی ہے۔

ہابیل اور قابیل کی داستان:

حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا ذکر ہے۔

باغیوں کی سزا کا بیان:

اس کی چار صورتیں ہیں:

(1): ان کو قتل کیا جائے۔

(2): سولی پر لٹکایا جائے۔

(3): مختلف جانب سے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں۔

(4): جلاوطن کیا جائے۔

مختصر تفصیل یہ ہے:

- ڈاکوؤں نے دارالاسلام کے کسی مسلمان یا غیر مسلم کو قتل کیا، مال نہیں لوٹا تو ان کی سزا صرف قتل ہے۔
- اگر کسی کو قتل بھی کیا اور مال بھی لوٹا تو زندہ سولی پر لٹکا کر نیزے سے پیٹ کو چاک کر دیا جائے۔

- اگر صرف مال لوٹا ہے تو مخالف جانب سے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں۔
- اور اگر قتل بھی نہیں کیا اور مال بھی نہیں لوٹا تو ان کو زمین سے نکال دیا جائے، یعنی جلاوطن کر دیا جائے۔

چور کی سزا کا بیان:

چور مرد ہو یا عورت اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

یہود، نصاری اور منافقین کا ذکر:

1: یہ تینوں قسم کے گروہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور ہدایات کے مقابلے میں اپنی خواہشات اور آراء کو مقدم رکھتے ہیں۔

2: اللہ تعالیٰ کے احکامات میں تاویلیں کرکے اپنی خواہشات کے مطابق بنانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

ان کی سزا: یہاں ان لوگوں کی دنیا و آخرت میں رسوائی اور انجام بد کا بیان ہے۔

یہود و نصاری سے دلی دوستی کی ممانعت:

یہود و نصاریٰ سے دلی دوستی رکھنے سے منع کر دیا گیا۔

تفصیل بیان ہو چکی ہے۔

مرتدین اور مخلصین کا ذکر:

مرتدین:

1: ان کے مرتد ہونے سے دین اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

2: وجہ کہ اللہ تعالی ان کا محتاج نہیں، یہ محتاج ہیں

مخلصین:

1: دنیاو آخرت کے لیے اچھا ہو گا

2: اعلیٰ اخلاق و اعمال کے حامل ہوں گے۔

3: مخلصین اللہ سے پیار کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے پیار کرے گا

4: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کریں گے

5: کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے بالکل بھی نہیں ڈریں گے۔

تبلیغِ دین کی تاکید:

1: بغیر کسی جھجک اور روک ٹوک کے لوگوں کو دین پہنچادیں۔

2: کوئی برا مانے یا بھلا، اور مخالفت کرے یا قبول کرے آپ کسی کی پرواہ نہ کریں۔

3: تبلیغ دین میں کفار آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔

یہود، مشرکین اور نصاریٰ کی دشمنی:

یہود، مشرکین اور نصاریٰ تینوں مسلمانوں کے مخالف ہیں۔ کچھ فرق یہ ہے:

1: یہود و مشرکین مسلمانوں کے ساتھ نفرت، دشمنی اور کینہ زیادہ رکھتے ہیں

2: عیسائی؛ یہودیوں کی نسبت نرم دل ہیں۔